اسپیچ

بندگان اعلیٰ حضرت قدر قدرت میجر ہز ہائنیس نواب
محمد حامد علیخان صاحب بہادر- جی- سی- آئی- ای-
والی ریاست رامپور زاد اقبالہم و دام ملکہم
بجواب ایڈریس شیعہ کانفرنس منعقدہ رفاہ عام لکھنؤ-

۲۶- دسمبر سنہ ۱۹۰۸ء

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہوئی

زلاف حمد و نعت اولی ست بر خاک ادب خفتن
سجودے میتوان کردن درودے میتوان گفتن

جناب صدر انجمن و ممبر صاحبان کانفرنس

مجھے اسوقت نہایت مسرت ہے کہ اکابر ملت اور مقتدایان قوم نے ایسے اخلاص کے ساتھ میرا خیر مقدم کیا اور اپنے اڈریس مین ایسے عمدہ عنوان سے مجھے مخاطب کیا جس کو مین کبھی بھول نہین سکتا۔ اگرچہ اسکی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ یہ قومی مجلس ہے اور مین بھی منجملہ افراد قوم کے ایک فرد ہون اور تمام افراد قوم کا یہ فرض ہے کہ قومی خدمت مین حصّہ لین۔

آپ نے جس مودّت اور اخلاص سے مجھے مدعو فرمایا اُسکے جواب مین مین کوئی عذر نکر سکا۔ چنانچہ جب ڈپوٹیشن مجھے مدعو کرنے کے لیئے رامپور گیا تو مین نے باوجود نہایت قلت فرصت کے وعدہ کرلیا تھا کہ مین خوشی سے شریک ہونگا۔

ممبر صاحبان ڈپوٹیشن میری کم فرصتی سے آگاہ تھے لیکن مین محض اس قومی کام مین شرکت کے واسطے آپ صاحبان کی محبت سے آیا ہون -

حضرات دنیا مین ترقی کی کنجی ایک ہے جس قوم نے وہ کنجی پائی وہ ضرور ترقی کے بیش بہا خزانون پر قابض ہوجائیگی اور وہ کنجی اتفاق و اتحاد ہے مسلمانونمین بدقسمتی سے جو باہمی منافرت پیدا ہوگئی ہے میرے خیال مین وہ اصل سبب مسلمانون کے تنزل کا ہے مجھے یقین ہے کہ جب اتفاق او اتحاد قائم ہو گیا اور قوم نے تعلیم و صنعت و حرفت کی طرف توجہ کی تو ایک دن ضرور معراج ترقی تک پہونچ جائیگی -

مین اپنے دوست ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ کا نہایت شکر گزار ہون جنھون نے اتفاق کے مسئلہ پر توجہ فرمائی مجھے ہز آنر کے خیالات سے بالکل اتفاق ہے اور مین آپ صاحبون سے یہی کہتا ہون کہ دونون فریق شیعہ اور سنی ہز آنر کے خیالات کا لحاظ رکھین گے تو دونون

گروہون کی بہبود کا باعث ہوگا۔

مین نے امبیوہی مین ممبر صاحبان ڈپوٹیشن سے کہدیا تھا کہ اس موقع پر اتفاق باہمی کی کوشش ضرور کی جاے اور مین تہ دل سے اُس مین شریک ہون اور اسی خیال سے آج اس مجلس مین آیا ہون قوم کو باہمی اتحاد کے ساتھ جتنا وقت ملے جتنی کوشش ہو سکے وہ ترقی تعلیم اور ترقی صنعت وحرفت اور ترقی اخلاق مین صرف ہونا نہایت فائدہ مند ہے۔

برٹش گورنمنٹ کے عہد حکومت مین کامل آزادی ہے اور ہرطرح کی ترقیون کے اسباب بکثرت مہیا ہین اب بھی اگر ہم اپنی حالت درست نہ کرسکین تو ہم سے زیادہ بدقسمت دنیا مین اور کون ہوگا دنیا کی کوئی سلطنت ایسی آزادی کا دعوےٰ نہین کرسکتی جیسی آزادی اور امن اس زمانے مین ہمین اور آپ کو حاصل ہے۔

آج کل جو جھگڑے ہندوستان کے بعض حصص مین ہورہے ہین کاش مسلمانون کے دونون گروہ باہمی اتفاق

کر کے اس وقت گورنمنٹ کی وفاداری کے حقوق ادا کرتے
لیکن افسوس ہے کہ شیعہ اور سنّیون کو آپس کے جھگڑون
سے فرصت ہی نہین کہ دوسرا کام کرسکین ہندوستان کے
بعض حصون مین کچھ شورش جو پائی جاتی ہے وہ نہایت
بدنصیب اور بے عقل لوگون کا کام ہے رعایا کو جو کچھ عرض
کرنا ہے زیادہ سے زیادہ وہ اس طرح عرض کیا جائے جس طرح بچہ
مان باپ سے کچھ کہتا ہے ہر چند ایسے فسادات سے خود
اُنھین لوگون کا نقصان ہے بلکہ وہ اپنے ساتھ دوسرے
گروہون کی طرف سے بھی اراکین سلطنت کو مشکوک کرنا
چاہتے ہین مگر آفرین ہے برٹش گورنمنٹ کی عالی حوصلگی پر
کہ باوجود کامل اقتدار کے کوئی سختی اور کوئی زیادتی نہین
کی محض انصاف بلکہ ترحم کا برتاو کیا۔ چنانچہ ہز اکسلنسی نواب
گورنر جنرل بہادر نے تھوڑا زمانہ ہوا اپنی ایک اسپیچ مین بیان
کیا ہے کہ یہ لوگ کتنی ہی برائی کیئے جائین ہم اُنکے ساتھ
بھلائی ہی کرینگے۔ ظاہر ہے کہ باوجود ایسی شورش کے بھی

اعلیٰ حضرت ملک معظم قیصر ہندوستان نے حال مین کیا کیا
رعایتین ہندوستان کے ساتھ فرمائی ہین جس کا ہکو
نہایت شکرگزار ہونا چاہیئے آپ لوگ خیال فرماسکتے ہین کہ
اگر ہندوستان مین کوئی اور قوم برسر حکومت ہوتی تو ایسی
کارروائیون کا کیا نتیجہ نکلتا۔

بالفعل مسلمانون کے واسطے عام اس سے کہ وہ سنّی ہون
یا شیعہ یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ سلطان المعظم نے سلطنتِ ٹرکی
مین پارلیمنٹ قائم کرکے اپنی عام رعایا کو برابر حقوق عطا فرمائے
اب امید ہوتی ہے کہ کسی دن مکّہ معظمہ مین شیعون کے لیئے
پانچوان مصلیٰ بھی قائم ہوجائیگا۔ اعلیٰحضرت قیصر ہندوستان کا
دل سے شکرگزار ہونا چاہیئے کہ اُنھون نے سلطان اور گورنمنٹ ٹرکی
کو اس موقع پر نہایت کشادہ دلی سے مدد دی۔

میری رائے یہ ہے کہ میری اور اس قومی مجمع کی طرف سے ایک تار
شکریہ کا اعلیٰحضرت قیصر ہند کی حضور مین اور دوسرا تار مبارکباد کا
سلطان المعظم کی خدمت مین بوساطت لوکل گورنمنٹ روانہ کیا جائے

سنّی اور شیعہ دونون ایک خدا کو مانتے ہین ایک کعبہ کی طرف سجدہ کرتے ہین ایک نبیؐ کے پیرو ہین کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اعتقادات مین جو کچھ اختلاف ہو وہ دنیاوی امور مین بھی مداخلت و مزاحمت کرے اعتقاد تو بندے کے اُس معاملہ کا نام ہے جو خدا کے ساتھ ہے۔

میرا مذہب شیعہ ہے مگر میری رعایا سنی المذہب ہے مجھے اُنکے ساتھ ویسی ہی ہمدردی ہے جیسی شیعون کے ساتھ اور مین اُن مین کوئی فرق نہین سمجھتا کثیر حصہ میری رعایا کا ہندو ہین اور مجھے اُنکے ساتھ بھی وہی ہمدردی ہے۔

حضرات مین نے اپنے خیالات آپ صاحبون پر ظاہر کر دیئے سب سے زیادہ جو مجھے مسرت ہے وہ اس خیال سے ہے کہ اس مجلس کا مقصد تعلیم کی ترقی ہے تعلیم نہایت عمدہ اور ضروری چیز ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اطلبوا العلم ولو کان بالصین حصول تعلیم مین ضرور کوشش کرنا چاہیئے۔ اچھی باتین جہان سے بھی ملین لی جائین سے

متاع نیک ہر دکاّن کہ باشد لیکن خدا کے لیے ایسی تعلیم نہونا چاہیے
جسکے حصول کے بعد مذہب کو خیرباد کہدیا جاۓ یا عزیزون اور
اہل وطن سے ملنے مین عار ہو یا اُنکو حقیر سمجھا جاۓ یا قومی شعار اور
اسلاف کی روش پامال کردیجاۓ اس سے تو جاہل ہی رہنا
بہتر ہے۔ مین اس بات سے اور بھی خوش ہون کہ جناب مجتہد العصر
اس مجلس کے صدر انجمن ہین جنکا مین مقلد ہون اب مین مکرر آپ
صاحبون کی نوازش کا شکرگزار ہون اور دعا کرتا ہون کہ اس
قومی مجلس کی سعی قوم کے دل سے نفاق کا بیج نکال کر پھینک
دے۔ اور یہ مجلس مسلمانون کے لیۓ اور ملک کے واسطے سرمایۂ
فخر اور باعث نجات اور موجب راحت ہو اور قوم اسکے ثمرات سے
فوائد بے شمار اور برکات بے اندازہ حاصل کرے۔ آمین۔